باب 7

پاکستان کے معاشی مسائل اور ان کا حل

(Economic Problems of Pakistan and Remedial Measures)

7.1 غربت (Poverty)

پاکستان میں غربت بنیادی معاشی مسئلہ ہے۔ کسی بھی ملک میں غربت کا عام طور پر انحصار دو عوامل پر ہوتا ہے۔

(1) قومی آمدنی کی عام سطح

(2) قومی آمدنی کی تقسیم۔

ملک میں قومی آمدنی کی عام سطح جتنی پست ہوگی، غربت بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔ اسی طرح قومی آمدنی کی تقسیم جتنی زیادہ غیر مساوی ہوگی، غربت بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔

پاکستان میں غربت کی کئی صورتیں ہیں۔ یہاں غریب آدمی کی آمدنی اس قدر کم ہے کہ وہ ضروریاتِ زندگی سے بھی محروم ہے۔ آبادی کا زیادہ حصہ تعلیم، صحت اور پینے کے صاف پانی کو حاصل نہیں کر پاتا۔ شہری علاقوں کی نسبت دیہی علاقوں میں حالات اور بھی زیادہ خراب ہیں۔

7.2 پاکستان میں غربت کی وجوہات (Causes of Poverty in Pakistan)

(1) بیروزگاری (Unemployment)

پاکستان میں روزگار کے مواقع کم ملتے ہیں جس کی وجہ سے بیروزگاری کا مسئلہ موجود ہے۔ پاکستان کے اکنامک سروے 2021-22ء کے مطابق بیروزگاری کی تعداد 5.9 ملین ہے۔

(2) کم پیداواریت (Low Productivity)

پاکستان میں مختلف شعبوں کی پیداواری صلاحیت عموماً کم رہی ہے جس کو بڑھانے کے لیے ٹھوس اقدامات کیے گئے ہیں۔ پاکستان کی خام قومی پیداوار (GNP) میں اضافہ کی شرح 1980ء کے عشرے میں 5.5 فی صد تھی۔ اکنامک سروے 2006-07ء کے مطابق یہ شرح بڑھ کر 6.7 فیصد ہوگئی ہے۔ اکنامک سروے 2017-18 کے مطابق یہ شرح 5.8 فیصد ہوگئی۔

(3) کم فی کس آمدنی (Low Per Capita Income)

پاکستان کی فی کس آمدنی بہت کم ہے۔ اس کی بڑی وجہ آبادی میں تیزی سے اضافہ ہے اور پیداوار کا کم ہونا ہے۔ پاکستان کے اکنامک سروے 2021-22ء کے مطابق پاکستان کی فی کس آمدنی 1658.36 امریکی ڈالر سالانہ ہے جو دوسرے ملکوں کے مقابلے میں کافی کم ہے۔

(4) دولت کی غیر مساوی تقسیم (Unequal Distribution of Wealth)

پاکستان میں امیر لوگ امیر تر اور غریب لوگ غریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ پاکستان میں کل آمدنی کا زیادہ تر حصہ امیر لوگوں کے پاس ہے جبکہ بہت تھوڑا حصہ غریب لوگوں کے حصہ میں آتا ہے۔

(5) ناقص صحت (Poor Health)

پاکستان میں صحت کی بنیادی سہولتیں ناکافی ہیں، جس کی وجہ سے عام آدمی کی صحت ناقص ہے جو پیداواری صلاحیت کو متاثر کرتی ہے۔

7.3 اصلاح کے طریقے (Remedial Measures)

(1) غربت کو کم کرنے کے لئے تمام انسانی، قدرتی اور سرمایاتی وسائل کو مستعد طریقے سے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

(2) لوگوں کو بہتر طبی سہولتیں مہیا کی جانی چاہئیں تاکہ ان کی ذہنی اور جسمانی قوتیں بڑھ سکیں۔

(3) پیداواری صلاحتیں بڑھنے سے حقیقی قومی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے جو لوگوں کا معیارِ زندگی بلند کرتا ہے۔ اس لئے فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں۔

(4) مربوط ترقیاتی پروگرام شروع کیے جائیں جس کی مدد سے سماجی ترقی، روزگار کے مواقع اور افرادی قوت میں اضافہ ہو، اور تمام شعبے یکساں ترقی کرسکیں۔

(5) سرکاری سطح پر ایسی پالیسیاں بنائی جائیں جن میں نجی شعبہ کی بھرپور شمولیت ہوتا کہ زیادہ سے زیادہ آبادی کو فائدہ پہنچے اور معاشی ترقی کے ثمرات عام آدمی تک رسائی حاصل کرسکیں۔

7.4 ناخواندگی (Illiteracy)

کسی بھی ملک کی معاشی ترقی کے لئے تعلیم ایک اہم ذریعہ ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں تعلیمی سہولتیں بہت ہی کم ہیں۔ ہمارے ملک کی کل قومی آمدنی کا صرف 2.2 فیصد تعلیم پر خرچ کیا جاتا ہے جو بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے ناکافی ہے اور جس کی وجہ سے شرح خواندگی 22-2021ء میں صرف 58.9 فی صد ہوسکی ہے جو دوسرے ممالک کے مقابلے میں اب بھی بہت کم ہے۔

7.5 ناخواندگی کی اصلاح کے طریقے (Remedial Measures of Illiteracy)

(1) عام لوگوں کی تعلیمی درسگاہوں تک رسائی بہت کم ہے۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں صورتحال بہت خراب ہے۔

(2) تعلیم کو صنعت کا درجہ ملنا چاہیے۔

(3) نجی شعبہ کو زیادہ سے زیادہ سرکاری مراعات دی جائیں تاکہ تعلیم کے شعبہ میں سرمایہ کاری تیز ہوسکے۔

(4) یونیسکو (UNESCO) کے مطابق تعلیمی بجٹ خام قومی پیداوار (GNP) کا کم از کم 4 فی صد ہونا چاہیے۔

7.6 زرعی پسماندگی (Agricultural Backwardness)

زراعت پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے جس کا ملکی پیداوار میں حصہ 19 فیصد ہے۔ پاکستان میں زیادہ تر لوگوں کا ذریعہ معاش زراعت سے منسلک ہے لیکن بدقسمتی سے یہ شعبہ کچھ زیادہ ترقی نہیں کر سکا جس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

7.7 زرعی پسماندگی کی وجوہات (Causes of Agricultural Backwardness)

(1) کاشتکاروں کی کم آمدنی (Low Income)

آمدنی کم ہونے کی وجہ سے کاشتکار بہتر بیج، کھاد، اور جدید طریقہ کاشتکاری کو استعمال نہیں کر پاتے جس سے فی ایکڑ پیداوار کم ہوتی ہے۔

(2) سیم اور تھور کا پھیلاؤ (Water Loging and Salinity)

پاکستان میں تقریباً 17 فیصد رقبہ سیم اور 33 فیصد رقبہ تھور کا شکار ہے۔ ہماری زراعت کا 20 فیصد حصہ اس جڑواں بیماری کا شکار ہو چکا ہے۔ پاکستان کی سطح مرتفع اور اُونچائی والے علاقوں میں زمینی کٹاؤ کے باعث بیکار اور ناقابل کاشت بنتی جا رہی ہیں۔

(3) آبپاشی کی ناکافی سہولتیں (Inadequate Facilities)

اگرچہ پاکستان کا موجودہ نظامِ آبپاشی دنیا کا ایک بہترین نظام قرار دیا جاتا ہے لیکن اس نظام کو مستعد طریقے سے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں آبپاشی کی سہولتیں کم ہیں، جس کی وجہ سے فی ایکڑ پیداوار کم ہے۔

(4) فرسودہ کاشتکاری کا طریقہ (Permitive Methods)

ہمارے ملک میں بہت سے کاشتکار جدید زرعی ٹیکنالوجی سے یا تو ناآشنا ہیں یا ان کو استعمال کرنے کی استعداد سے محروم ہیں۔ اس کی وجہ سے زمین کی پوری صلاحیت سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا اور پیداوار کم رہ جاتی ہے۔

(5) منڈیوں کا ناقص نظام (Market Imperfections)

پاکستان میں منڈیوں کا نظام ناقص ہونے کے باعث عام کاشتکار کو اپنی فصل کی مناسب قیمت نہیں ملتی جس کی وجہ سے کاشتکار مالی مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے یہ صورت حال اس کی پیداواری صلاحیت کو متاثر کرتی ہے۔

(6) زرعی تحقیق کی کمی (Lack of Agricultural Research)

پاکستان میں زرعی شعبہ کے لئے تحقیق کی سہولتیں ناکافی ہیں۔ اچھے اور معیاری بیج ہمارے موسم اور زمین کی ساخت کے لحاظ سے استعمال نہیں ہوتے۔ عام کسان اپنی پچھلی فصل سے تیار کردہ بیج استعمال کرتا ہے اس طرح پیداوار کم رہتی ہے۔ عالمی بینک کے مطابق پاکستان کو اپنی خام ملکی پیداوار کا تقریباً 2 فیصد حصہ زرعی تحقیق پر خرچ کرنا چاہیے۔

(7) ناقص نظامِ اراضی (Defective Land Tennure System)

پاکستان کو جاگیر درانہ نظام ورثہ میں ملا ہے۔ جس کے مطابق ایک فرد جس قدر چاہے زمین رکھ سکتا ہے۔ جاگیر دار مزارعوں کے حقوق کا کوئی خیال نہیں رکھتے، 1959ء ، 1972ء اور 1977ء کی زرعی اصلاحات کے تحت نظامِ اراضی کے ان نقائص کو دور کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ان سے خاطر خواہ نتائج حاصل نہ ہو سکے۔

(8) ان پڑھ کاشتکار (Illiterate Farmer)

پاکستان کے کاشتکار عام طور پر کم تعلیم یافتہ ہیں اس لئے جدید تکنیکی طریقوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

7.8 زرعی پسماندگی کی اصلاح کے طریقے (Remedial Measures)

(1) فی ایکٹر پیداوار (Per-acre Yield)

فی ایکٹر پیداوار بڑھانے کے لئے جدید طریقہ کاشتکاری اپنایا جائے اس سے عام کاشتکار کی آمدنی میں اضافہ ہوگا اور معیارِ زندگی بلند ہوگا۔

(2) آبپاشی کی سہولتوں میں اضافہ (Irrigation Facilities)

پاکستان میں بعض علاقوں میں آبپاشی کی سہولتیں بہت کم ہیں۔ اس صورتِ حال میں نئے ٹیوب ویل لگا کر اور کچے راجباہوں اور کھالوں کو پختہ کر کے فصلوں کے لئے پانی کی مقدار بڑھائی جا سکتی ہے۔

(3) بیج اور کھاد کی فراہمی (Seeds and Fertilizers)

سرکاری طور پر اس بات پر خصوصی توجہ دی جائے کہ کسان کو بروقت اچھے بیج اور کھاد مہیا ہو سکے تا کہ بہترین فصل حاصل ہو۔

(4) نہری نظام کی بہتری کی کوشش (Better Canal System)

پاکستان کا نہری نظام اگرچہ یکتا نوعیت کا ہے، تاہم اسے مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے تا کہ پانی ضائع نہ ہو اور فی ایکڑ پیداوار بڑھائی جا سکے۔ بارشوں کے زیادہ یا بروقت نہ ہونے کے اثرات سے اسی طرح بچا جا سکتا ہے۔

(5) مزید زرعی اصلاحات کی ضرورت (Additional Reforms)

یہ ایک حقیقت ہے کہ بڑے زمینداروں کی نسبت چھوٹے کاشتکار فی ایکڑ زمین پر زیادہ محنت کرتے ہیں اور اس طرح چھوٹے کاشتکار زرعی پیداوار بڑھانے کا بہتر ذریعہ بنتے ہیں۔ اس لئے مزید زرعی اصلاحات کی ضرورت ہے۔

(6) زمین کے کٹاؤ کا سدِّ باب (Soil Erosion)

زمین کے کٹاؤ سے مراد زمین کی زرخیز مٹی کا شدید آندھیوں، بارشوں یا طوفانوں کے تیز بہاؤ کی وجہ سے بہہ جانا ہے۔ اس کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ جنگلات لگائے جائیں۔ پاکستان میں کل رقبے کا صرف 5.02 فیصد جنگلات ہیں جو کہ بہت ہی کم ہے۔

(7) مشینی کاشت کا فروغ (Mechanization)

زرعی پیداوار میں اضافے کے لئے مشینی کاشت کا فروغ بہت ضروری ہے۔اس سے کاشتکاروں کی پیداواری صلاحیت بھی بڑھ جاتی ہے۔حکومت کو اس سلسلے میں بینکوں کے ذریعے کسانوں کو قرضے فراہم کرنے پر خصوصی توجہ دینی چاہیے تا کہ وہ مشینی کاشت کو اپنا سکیں۔

(8) زرعی قرضوں کی فراہمی (Agricultural Credit)

پاکستان کا عام کاشتکار کیونکہ غربت کا شکار ہے اس لئے حکومت اگر اسے مالی طور پر اس قابل بنا دے کہ وہ وقت پر اپنی زمین کی کاشت کر سکے تو زرعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے۔اس سلسلے میں انھیں اچھا بیج، کھاد اور دیگر لوازمات کے لئے زرعی قرضوں کی سہولت میسر ہو جائے تو زرعی خوشحالی لانا کچھ ایسا مشکل نہ ہوگا۔

(9) زرعی تعلیم و تحقیق (Agricultural Research)

زرعی تعلیم و تحقیق زرعی پیداوار (Agricultural Productivity) کو بڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔اس سلسلے میں فیصل آباد، پشاور اور ٹنڈو جام تحقیقی اداروں کے علاوہ مزید ادارے قائم کرنے کی ضرورت ہے تا کہ کسانوں کو بڑے پیمانے پر تحقیقی خدمات مہیا کی جا سکیں۔

(10) زراعت پر مبنی صنعتوں کی ترقی (Development of Agro-based Industries)

زراعت پر مبنی صنعتوں میں جنگلاتی پیداوار، پرورشِ حیوانات، مرغبانی اور ماہی پروری (Forest Production, Livestock, Poultry and Fisheries) شامل ہیں۔چنانچہ پورے زرعی شعبے کی ترقی کے لئے جنگلاتی اور حیواناتی پیداوار میں اضافہ بہت ضروری ہے۔

7.9 صنعتی پسماندگی (Industrial Backwardness)

پاکستان کے قیام کے وقت ملک میں صنعتیں بہت کم تھیں۔لیکن اب حکومت کی مسلسل کوششوں سے صنعت نے کافی ترقی کر لی ہے۔ ملکی پیداوار میں اس کا حصہ 19 فیصد ہے۔صنعتی ترقی سے قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے، روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں، توازنِ ادائیگی درست ہوتا ہے اور ملک میں معاشی استحکام پیدا ہوتا ہے۔ہمارا ملک صنعتی پسماندگی کا شکار ہے۔جس کی کئی وجوہات ہیں۔ان کا جائزہ لیتے ہیں۔

7.10 صنعتی پسماندگی کی وجوہات (Causes of Industrial Backwardness)

(1) سرمائے کی کمی (Shortage of Capital)

پاکستان میں کم آمدنی کی وجہ سے بچتیں کم ہوتی ہیں جس کے نتیجے میں سرمایہ کی کمی ہوتی ہے اور سرمائے کے بغیر کوئی صنعت بھی پروان نہیں چڑھ سکتی۔

(2) معلومات اور ٹیکنالوجی کی کمی (Lack of Informations and Technology)

ہمارے ملک میں مصارفِ پیدائش بہت زیادہ ہوتے ہیں۔اس کی بنیادی وجہ کسانوں کی جدید تحقیق سے لاعلمی ہے۔اس لاعلمی کی وجہ سے وہ زمین کی پوری استعداد کو استعمال میں لانے سے قاصر ہوتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ملک کے تمام ذرائع غیر مستعدی سے استعمال ہوتے ہیں اور پیداوار ضرورت سے کم ہوتی ہے۔

(3) ہنرمند افراد کی کمی (Lack of Skilled Labour)

ہمارے ملک میں ہنرمند افراد کی کمی ہے۔ان پڑھ اور غیر ہنرمند محنت وصولی کی بجائے مصارف بڑھاتی ہے۔جس سے منافع کی شرح میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔اس طرح سرمایہ کاری کو ترغیب نہیں ملتی۔

(4) بنیادی ڈھانچہ کی کمی (Lack of Basic Infrastructure)

پاکستان میں بنیادی ڈھانچہ یعنی سڑکوں، ریلوں، بندرگاہوں، ہوائی اڈوں، نقل و حمل، ٹیلیفون و ٹیلیگراف، مالی اداروں، پانی و بجلی کی سہولتیں بہت کم ہیں۔صنعتوں کی توسیع کے لئے ان سب کا بہترین حالت میں ہونا بہت ضروری ہے۔

(5) زرِمبادلہ کی کمی (Shortage of Foreign Exchange)

ہمارا ملک چونکہ ترقی پذیر ہے اس لئے صنعت کے شعبے کے لئے پرزہ جات اور مشینری باہر کے ملکوں سے درآمد کرنا پڑتی ہے اس کے لئے کثیر زرِمبادلہ کی ضرورت پیش آتی ہے جس کی کمی ہے۔

(6) صنعتوں کو قومیانے کی پالیسی (Nationalization of Industries)

1974ء میں نجی صنعتوں کو سرکاری تحویل میں لیا گیا جس سے صنعت کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا۔قومیائی گئی صنعتوں کے مالکان کو ان کی رقوم کم یا بروقت نہ لوٹائی گئیں اور مستقبل میں اسی خطرے کے پیشِ نظر نجی سرمایہ کاری کی رفتار بہت کم ہو گئی۔

(7) سیاسی عدم استحکام (Political Instablity)

ملکی سیاست میں بہت تیزی سے اتار چڑھاؤ آتے رہے جس کی وجہ سے صنعتی پالیسیاں بہت جلدی جلدی تبدیل ہوتی رہیں اس سے نجی سرمایہ کاری پر بہت بُرا اثر پڑا۔بڑے بڑے تاجروں نے اپنا سرمایہ باہر کے ملکوں میں منتقل کر دیا جس سے زرِمبادلہ کے ذخائر کم ہو گئے۔

7.11 صنعتی پسماندگی کی اصلاح کے طریقے (Remedial Measures)

(1) بچت اور سرمایہ میں اضافہ (Increase in Saving and Investment)

سرمایہ کی تشکیل اسی وقت ممکن ہے جب بچتیں کی جائیں۔پاکستان میں لوگوں کی آمدنیاں کم ہونے کی وجہ سے بچتیں بھی کم ہوتی ہیں۔حکومت کو چاہیے کہ وہ ایسی پالیسیاں متعارف کرائے کہ جس سے لوگ زیادہ بچتوں کی طرف راغب ہوں۔جب بچتوں اور سرمایہ کاری

میں اضافہ ہوگا تو سرمایہ اندوزی میں بھی اضافہ ہوگا۔

(2) بہتر تعلیم اور تربیت (Education and Training)

حکومت کو چاہیے کہ مختلف پیشوں اور شعبہ جات کے بارے میں تعلیم و تربیت کی سہولتیں فراہم کرے۔اس طرح ملکی معیشت کو بہتر افرادی قوت حاصل ہو سکے گی۔اس سے ملک کی مادی پیداوار میں اضافہ ہو سکے گا۔

(3) بنیادی ڈھانچہ کی بہتری (Improvement of Infrastructure)

حکومت کو چاہیے کہ ذرائع نقل و حمل کو بہتر کرے تا کہ عام کسانوں کی منڈی تک رسائی ہو۔بجلی اور گیس کی لوڈ شیڈنگ پر قابو پانے کی اشد ضرورت ہے اور دیگر ''توانائی کے وسائل'(Energy Resources) جیسے شمسی توانائی اور جوہری توانائی استعمال کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

(4) منڈی میں وسعت (Extension of Market)

حکومت کو اندرونی اور بیرونی منڈیوں کو وسیع کرنے کے لئے خصوصی اقدامات کرنے چاہئیں۔اندرونی منڈی میں وسعت لانے کے لئے عام لوگوں کی قوتِ خرید کو بڑھانا چاہیے۔ بیرونی منڈی کی وسعت کے لئے اشیا کا معیار اعلیٰ کرنے کی ضرورت ہے۔اس سے ہم صنعتی اشیا کو ملک اور بیرونِ ملک آسانی سے فروخت کر سکتے ہیں۔

(5) معلومات اور ٹیکنالوجی (Information and Technology)

ترقی یافتہ ممالک کی طرح پاکستان میں بھی معلومات اور ٹیکنالوجی میں تیز رفتاری کی اشد ضرورت ہے۔اس کی مدد سے آجر اپنے مصارف کم سے کم رکھ کر زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کر سکتے ہیں جو ملک کی ترقی میں تیزی لا سکتا ہے۔

(6) صنعتی مشاورتی اداروں کا قیام (Industrial Advisory Institutions)

پاکستان میں حکومت کی نگرانی میں صنعتی مشاورتی ادارہ قائم کیا جانا چاہیے جو سرمایہ کاری میں دلچسپی رکھنے والوں کی رہنمائی کر سکے۔ بیرونِ ملک پاکستانی افراد کو سرمایہ کاری کے طریقے بتائے جائیں اس سے وہ اپنے ملک میں سرمایہ کاری کو ترجیح دے کر صنعتی ترقی میں اضافہ کر سکیں گے۔

7.12 آبادی کا دباؤ (Population Pressure)

پاکستان کی آبادی 1947ء میں 32.5 ملین یعنی تین کروڑ پچیس لاکھ تھی جو بڑھ کر 2017-18ء میں 207.77 ملین یعنی 20 کروڑ 77 لاکھ ہو گئی ہے، لیکن یہ ابھی بھی وسائل کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

7.13 آبادی کے دباؤ کے منفی اثرات (Negative Effects of High Population Growth Rate)

(1) بڑھتی ہوئی آبادی سے فی کس آمدنی کم ہوجاتی ہے۔

(2) شرح آبادی میں اضافہ سے لوگوں کی صحت خراب ہوتی ہے اور خوراک کی بھی قلت پیدا ہوتی ہے۔

(3) آبادی کے دباؤ سے ناکماؤ (dependents) آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔

تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی سے بیروزگاری میں اضافہ ہوتا ہے۔اس سے لوگوں کا معیارِ زندگی گرتا ہے اور ان کی پیداواری صلاحیت کم ہوتی ہے۔

(4) آبادی کے دباؤ کے باعث کل آبادی میں بچوں کا تناسب زیادہ ہوتا ہے۔ان کے لئے خوراک اور لباس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وجہ سے صرفِ دولت زیادہ اور بچتیں کم ہوجاتی ہیں۔اس کا سرمایہ کاری پر منفی اثر پڑتا ہے اور یہ کم ہوجاتی ہے۔

7.14 افزائشِ آبادی کی وجوہات (Causes of Increase in Population Growth)

افزائش آبادی کی تین بنیادی وجوہات ہیں:

(i) شرح اموات میں کمی

(ii) شرح پیدائش میں اضافہ

(iii) ہجرت

(1) شرح اموات میں کمی (Decrease in Death Rate)

پاکستان میں بنیادی صحت اور علاج کی سہولتوں کی وجہ سے شرح اموات میں کمی واقع ہوئی ہے جبکہ اوسط متوقع زندگی 66 سال ہے۔ اس سے آبادی میں اضافہ ہوا ہے۔

(2) شرح پیدائش میں اضافہ (Increase in Birth Rate)

پاکستان میں شرح پیدائش میں اضافہ سے آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔اگرچہ اس میں کمی کا رجحان پایا جاتا ہے لیکن وسائل کے اعتبار سے یہ زیادہ ہے۔

(3) ہجرت (Migration)

افغان مہاجرین نے پاکستان میں 1979ء میں داخل ہونا شروع کیا اور جون 1990ء تک ان کی تعداد 3.7 ملین یعنی 37 لاکھ سے تجاوز کر گئی۔

پاکستان میں دیہی علاقوں میں چونکہ روزگار کے مواقع کم ہیں اس لئے لوگ شہروں کی طرف تیزی سے رُخ کر رہے ہیں اس سے شہری علاقوں میں آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔2017-18ء میں شہری علاقوں میں آبادی کا تناسب 37.0 فیصد اور دیہی علاقوں میں آبادی کا

تناسب 63 تھا۔ ان میں زیادہ تر طبقہ ان پڑھ ہوتا ہے اس لئے ان کی آمدنی بہت ہی کم ہوتی ہے۔اس وجہ سے ان کی شہری رہائش صحت مند نہیں ہوتی۔شہری علاقوں میں اخراجات زیادہ ہونے کے باعث یہ غربت کا شکار رہتے ہیں۔

(4) لوگوں کے روّیے (Attitude of People)

زیادہ تر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بچے اللہ تعالیٰ کا انعام ہیں اور خدا کی مرضی ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف جانے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

(5) مشترکہ خاندانی نظام (Joint Family System)

مشترکہ خاندانی نظام کی موجودگی کی وجہ سے زیادہ بچے بوجھ تصور نہیں ہوتے۔

7.15 افزائشِ آبادی کو کنٹرول کرنے کے طریقے (Methods to Control Population)

(1) عورتوں کی تعلیم (Female Education)

عورتوں میں تعلیم کا معیار بڑھانے اور ان کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرنے سے شرح پیدائش میں خاطر خواہ تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔

(2) ذرائع ابلاغ کا کردار (Role of Media)

ذرائع ابلاغ کے ذریعے آبادی کی منصوبہ بندی کے فوائد کو ذاتی زندگی اور قومی معیشت کے پروگرام کو بہتر طریقے سے اُجاگر کیا جائے تاکہ لوگ اس کی طرف مائل ہوں۔

(3) وسائل کا بہتر استعمال (Use of Resources)

وسائل کا بہتر استعمال کرنے سے روزگار کے مواقعوں میں اضافہ ہوتا ہے۔پیداوار میں اضافے کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے اس سے نہ صرف قومی آمدنی میں اضافہ ہوگا بلکہ زراعت کے شعبہ میں بڑھتی ہوئی آبادی کی کھپت بھی ہو سکے گی۔

(4) حکومتی کاوشیں (Government Efforts)

حکومت کو مزید بہتر طریقے سے آبادی کی منصوبہ بندی کے پروگرام تیار کرنے چاہئیں۔ان پروگراموں کی ملک گیر تشہیر کی اشد ضرورت ہے۔

(5) روزگار کے مواقع (Employment Opportunities)

پاکستان میں بیروزگاری عام ہے، اس کو کم کرنے کے لئے باقاعدہ حکمت عملی اپنانے کی ضرورت ہے۔ہمارے سالانہ پروگرام میں حکومت صرف اس بات کا اعادہ کرتی ہے کہ اتنے ملین کو روزگار مہیا کریں گے لیکن اس کے لئے معاشی ڈھانچے میں کوئی تبدیلی نہیں لاتی۔ حقیقی تبدیلی کے لئے معیشت کے صنعتی اور زرعی شعبوں میں انقلابی سوچ کی ضرورت ہے۔

7.16 فی کس آمدنی (Per-Capita Income)

فی کس آمدنی سے مراد ایک شخص کی آمدنی ہے۔کل آبادی کو اگر قومی آمدنی سے تقسیم کر دیا جائے تو فی کس آمدنی حاصل ہو جاتی ہے۔ ہمارے ملک کے لوگ اس لیے غریب ہیں کیونکہ ان کی فی کس آمدنی بہت پست ہے۔ پاکستان کے اکنامک سروے 22-2021ء کے مطابق، پاکستان کی فی کس آمدنی 1658.36 امریکی ڈالر سالانہ ہے۔

فی کس آمدنی کی پیمائش سے لوگوں کے معیارِ زندگی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔اس اعتبار سے یہ ملک کی معاشی ترقی کی عکاسی کرتا ہے۔اگر کسی ملک کی فی کس آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے تو اس ملک کے ہر باشندہ کو اوسطاً پہلے سے زیادہ اشیا و خدمات حاصل ہوتی ہیں۔جس سے اوسطاً غربت میں کمی آتی ہے اور معیارِ زندگی بلند ہوتا ہے۔

7.17 فی کس کم آمدنی کی وجوہات (Causes of Low Per-Capita Income)

1. قدرتی وسائل کا غیر معیاری استعمال (Mis-utilization of Natural Resources)

(i) ہمارے ملک میں قدرتی وسائل کا غیر معیاری استعمال ہوتا ہے۔ ہماری زرعی زمینیں سیم و تھور کا شکار ہیں۔زمینیں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹتی جارہی ہیں، کسانوں کی مالی حالت پست ہے اور غریب کسانوں کو قرضوں کی بہت محدود سہولتیں حاصل ہیں۔

(ii) مالیاتی، فنی اور سیاسی وجوہات (Financial, Technical and Political Causes)

مالیاتی، فنی اور سیاسی وجوہات کی بنا پر قدرتی وسائل جیسے تیل، گیس، کوئلے اور دیگر معدنیات محدود حد تک نکالی جاتی ہیں جو ضرورت کو پورا نہیں کر پاتیں۔

(2) آبادی میں اضافہ (Increase in Population)

آبادی میں اضافے کی وجہ سے ملک میں اشیا و خدمات کی طلب میں خاصا اضافہ ہو رہا ہے جس سے افراطِ زر کا مسئلہ بھی دن بدن سنگین ہوتا جا رہا ہے۔ زیادہ آبادی کی وجہ سے حکومت کو اپنے اخراجات کا بڑا حصہ ترقیاتی مقاصد کی طرف لگانے کی بجائے امنِ عامہ کی بہتری پر لگانا پڑتے ہیں۔ان حالات کی بنا پر ملکی سرمایہ کاری اور پیداوار کی سطح پست ہو رہی ہے جس کا نتیجہ پست فی کس آمدنی اور معاشی پسماندگی میں ظاہر ہوتا ہے۔

(3) ناقص انتظامی ڈھانچہ (Defective Administrative Setup)

پاکستان میں غیر معیاری انتظامی ڈھانچے کی وجہ سے غیر پیداواری اخراجات میں بے تحاشا اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ذاتی فائدہ، دفتری کاروائیاں، رشوت ستانی، لاقانونیت، سرکاری وسائل کا غلط استعمال وغیرہ ایسے اُمور ہیں جنھوں نے ہمارے ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔اس وجہ سے قومی آمدنی میں اضافہ آبادی میں اضافے سے نسبتاً کم ہوتا ہے جس کی وجہ سے فی کس آمدنی کم ہوتی ہے۔

(4) محنت کی کم پیداواری صلاحیت (Low Productivity of Labour)

بہت سے سماجی، سیاسی اور معاشی وجوہات کی بنا پر مزدوروں کی پیداواری صلاحیت کم ہے۔جس کی وجہ سے پیداواری ذرائع معیاری حدتک استعمال نہیں ہو پاتے۔اس طرح پیداوار کم ہونے سے قومی آمدنی کی سطح بھی گرتی ہے اور فی کس آمدنی پست ہو جاتی ہے۔

(5) محنت کی کم شرح شمولیت (Low Labour Force Participation Rate)

ہماری کل آبادی تقریباً 207.77 ملین میں سے صرف 60ملین محنت پر مشتمل ہے۔اس میں سے 63 فیصد کا تعلق دیہات سے ہے۔یہ بھی فی کس آمدنی کم ہونے کی ایک بڑی وجہ ہے۔

(6) سرکاری اخراجات میں اضافہ (Increase in Public Expenditures)

پاکستان میں سرکاری اخراجات میں بے پناہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے،اس سے ملک بیرونی قرضوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔

7.18 فی کس آمدنی بڑھانے کے طریقے (Measures to Increase in Per Capita Income)

(1) قدرتی اور انسانی وسائل کا بہتر استعمال کیا جائے۔

(2) تعلیم و تربیت اور صحت کی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

(3) ذہنی، جسمانی اور فنی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔

(4) زراعت کو جدید تقاضوں کے تحت استوار کیا جائے۔اس سلسلے میں موجودہ حکومت کا زراعت کو صنعت کا درجہ دینا ایک بہترین عمل ہے۔

(5) صنعتی شعبہ کی ترقی کو بھی اہمیت دی جائے۔اس سلسلے میں چھوٹی صنعتوں کے ساتھ ساتھ بڑی صنعتوں کے مسائل بھی حل کرنے چاہئیں۔

(6) پروگرام اور پالیسی بنانے کے ماہرین مستعد اور تعلیم یافتہ ہوں۔

(7) غیر مساوی تقسیمِ دولت میں کمی کی جائے اور پاکستان کے تمام خطوں کو برابر ترقی کے مواقع فراہم کئے جائیں۔

(8) افزائشِ آبادی پر کنٹرول کیا جائے۔

(9) انتظامی اور بنیادی ڈھانچے میں خاطر خواہ تبدیلی لائی جائے۔

(10) خواتین کی تعلیم اور صحت پر خصوصی توجہ دی جائے اور ان کو روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں تا کہ ہماری آبادی کا آدھا حصہ بھی معیشت کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر سکے۔

☆☆☆

مشقی سوالات

سوال نمبر1۔ ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- پاکستان میں متوقع اوسط زندگی سال ہے:

(الف) 61 (ب) 66

(ج) 73 (د) 71

ii- پاکستان میں فی کس آمدنی ڈالرز میں ہے:

(الف) 1200 (ب) 1658.36

(ج) 1561 (د) 1100

iii- پاکستان میں شرح پیدائش فیصد ہے:

(الف) 3.1 (ب) 2.4

(ج) 4.1 (د) 1.1

iv- ملکی پیداوار میں زراعت کا فیصد حصہ ہے:

(الف) 70 (ب) 19

(ج) 65 (د) 35

v- پاکستان کی آبادی 22-2021ء میں تھی:

(الف) 170.69 ملین (ب) 231.4 ملین

(ج) 165.93 ملین (د) 150.36 ملین

سوال نمبر2۔ درج ذیل جملوں میں دی گئی خالی جگہ پُر کیجیے۔

i- پاکستان ایک۔۔۔۔۔۔۔ملک ہے۔

ii- فی کس آمدنی سے مراد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی آمدنی ہے۔

iii- پاکستان میں کل خام پیداوار کا صرف۔۔۔۔۔فیصد تعلیم پر خرچ کیا جاتا ہے۔

iv- ہماری کل آبادی کا۔۔۔۔۔۔۔۔فیصد حصہ دیہی علاقوں میں رہتا ہے۔

v- پاکستان میں۔۔۔۔۔۔۔فیصد رقبہ سیم اور تھور کا شکار ہے۔

سوال نمبر3۔ کالم (الف) اور کالم (ب) میں دیئے گئے جملوں میں مطابقت پیدا کر کے درست جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
زرعی شعبہ کا خام ملکی پیداوار میں حصہ	58.9 فی صد تھی	
صنعتی شعبہ کا خام ملکی پیداوار میں حصہ	21 فی صد ہے	
آبادی کی شرح پیدائش	19 فی صد ہے	
2021-22ء میں شرح خواندگی تھی	2.2 فی صد ہے	
کل قومی آمدنی کا تعلیم پر سرکاری خرچ	2.4 فی صد ہے	

سوال نمبر4۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i- فی کس آمدنی سے کیا مراد ہے؟

ii- افزائشِ آبادی کی تین وجوہات بیان کیجئے۔

سوال نمبر5 ۔ درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات تحریر کریں۔

i- پاکستان کے زرعی شعبہ کو کونسے مسائل درپیش ہیں؟

ii- صنعتی شعبہ کی پسماندگی پر نوٹ لکھئے۔

iii- پاکستان میں ناخواندگی کی وجوہات کیا ہیں؟ ان کے سدِ باب کے لیے تجاویز پیش کیجئے۔

iv- پاکستان میں افزائشِ آبادی کی کیا وجوہات ہیں؟

v- پاکستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کی روک تھام کے لئے اپنی تجاویز پیش کیجئے۔

vi- پاکستان میں فی کس قومی آمدنی کے پست ہونے کی وجوہات تفصیل سے بیان کیجئے۔

☆☆☆